7V2HNN

۱۰۔ ہمارے مہرباں

سجاد حیدر یلدرم

پہلی بات : دوستوں کے متعلق عام طور پر کہا جاتا ہے کہ سچا دوست وہ ہے جو مصیبت میں کام آئے۔ یہ سچ ہے کہ انسان مصیبت کے وقت انھی لوگوں کو یاد کرتا ہے جو اس سے قریب ہوتے ہیں۔ دوست ہمارے ہمدرد، ہم راز اور مددگار ہوا کرتے ہیں لیکن بعض اوقات نادان دوست ہمارے لیے مصیبت بھی بن جاتے ہیں۔ غالبؔ نے کہا تھا، ''دوستی ناداں کی ہے جی کا زیاں ہوجائے گا۔'' ذیل کے مضمون میں سجاد حیدر یلدرم نے اپنے دوستوں کے متعلق چند واقعات دلچسپ انداز میں بیان کیے ہیں۔

جان پہچان : سجاد حیدر یلدرم ۱۸۸۰ء میں نہٹور، ضلع بجنور میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام سیّد سجاد حیدر تھا۔ علی گڑھ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ ڈپٹی کلکٹر کے عہدے پر فائز ہوئے۔ پھر ۱۹۳۰ء میں جزائر اندمان کے ریونیو کمشنر مقرر ہوئے۔ سجاد حیدر یلدرم ادب لطیف کے بانیوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی تحریروں میں انشائیہ کی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ ان کے مضامین اور افسانوں پر مغربی ادب کے اثرات حاوی ہیں۔ سجاد حیدر یلدرم نے ترکی ڈراموں اور ناولوں کے ترجمے بھی کیے۔ 'خیالستان' اور 'جمالستان' ان کے افسانوی مجموعے ہیں۔ ۱۹۴۳ء میں لکھنؤ میں ان کا انتقال ہوا۔

میرے دوست احمد مرزا ہیں جنھیں میں بھڑ بھڑیا دوست کہتا ہوں۔ یہ نہایت معقول آدمی ہیں اور میری ان کی دوستی نہایت پرانی اور بے تکلفی کی ہے مگر حضرت کی خلقت میں یہ داخل ہے کہ دو منٹ نچلا نہیں بیٹھا جاتا۔ جب آئیں گے شور مچاتے ہوئے، چیزوں کو اُلٹ پلٹ کرتے ہوئے۔ غرض کہ ان کا آنا بھونچال کے آنے سے کم نہیں ہوتا۔ جب وہ آتے ہیں تو میں کہتا ہوں، ''کوئی آ رہا ہے، قیامت نہیں ہے۔'' ان کے آنے کی مجھے دور سے خبر ہوجاتی ہے باوجودیکہ میرے لکھنے پڑھنے کا کمرہ چھت پر ہے۔ اگر میرا نوکر کہتا ہے کہ ''میاں اس وقت کام میں بہت مشغول ہیں۔'' تو وہ فوراً چیخنا شروع کردیتے ہیں کہ ''کم بخت کو اپنی صحت کا بھی تو کچھ خیال نہیں (نوکر کی طرف مخاطب ہوکر) خیراتی! کب سے کام کررہے ہیں؟''

''بڑی دیر سے۔''

''توبہ توبہ! اچھا بس میں ایک منٹ ان کے پاس بیٹھوں گا۔ مجھے خود جانا ہے۔ چھت پر ہوں گے نا؟ میں پہلے ہی سمجھتا تھا۔'' یہ کہتے ہوئے وہ اوپر آتے ہیں اور دروازے کو اس زور سے کھولتے ہیں کہ گویا کوئی گولہ آکے لگا (آج تک انھوں نے دروازہ کھٹکھٹایا نہیں) اور آندھی کی طرح داخل ہوتے ہیں۔

''ا ہا ہا ہا! آخر تمھیں میں نے پکڑ لیا مگر دیکھو دیکھو، میری وجہ سے اپنا لکھنا بند مت کرو۔ میں حرج کرنے نہیں آیا۔ خدا کی پناہ! کس قدر لکھ ڈالا ہے۔ کہو طبیعت تو اچھی ہے؟ میں تو صرف یہ پوچھنے آیا تھا۔ واللہ! مجھے کس قدر خوشی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں میں ایک شخص ایسا ہے جو مضمون نگار کے لقب سے پکارا جاسکتا ہے۔ لو اَب جاتا ہوں، میں بیٹھوں گا نہیں۔ ایک منٹ نہیں ٹھہرنے کا۔ تمھاری خیریت دریافت کرنی تھی، خدا حافظ!'' یہ کہہ کے وہ نہایت محبت سے مصافحہ کرتے ہیں اور

اپنے جوش میں میرے ہاتھ کو اس قدر دبا دیتے ہیں کہ اُنگلیوں میں درد ہونے لگتا ہے اور میں قلم نہیں پکڑ سکتا۔ یہ تو علیٰحدہ رہا، اپنے ساتھ میرے کل خیالات کو بھی لے جاتے ہیں۔ خیالات کو جمع کرنے کی کوشش کرتا ہوں مگر اب وہ کہاں؟ اور دیکھا جائے تو میرے کمرے میں ایک منٹ سے زیادہ نہیں رہے، تاہم وہ اگر گھنٹوں رہتے تو اس سے زیادہ نقصان نہ کرتے۔ کیا میں انھیں چھوڑ سکتا ہوں؟ میں اس سے انکار نہیں کرتا کہ میری اور ان کی دوستی بہت پرانی ہے اور وہ مجھ سے بھائیوں کی طرح محبت کرتے ہیں، تاہم میں انھیں چھوڑ دوں گا۔ ہاں چھوڑ دوں گا... اگر چہ کلیجے پر پتھر رکھنا پڑے گا۔

اور لیجیے، دوسرے دوست محمد تحسین ہیں۔ یہ بال بچوں والے صاحب ہیں اور رات دن انھی کی فکر میں رہتے ہیں۔ جب کبھی ملنے آتے ہیں تو تیسرے پہر کے قریب آتے ہیں، جب میں کام سے تو فارغ ہو چکتا ہوں لیکن اس قدر تھکا ہوا ہوتا ہوں کہ دل یہی چاہتا ہے کہ ایک گھنٹا آرام کرسی پر خاموش پڑا رہوں مگر تحسین آئے ہیں اور ان سے ملنا ضروری ہے۔ ان کے پاس باتیں کرنے کے لیے، سوائے اپنی بیوی بچوں کی بیماری کے کوئی مضمون ہی نہیں۔ میں کتنی ہی کوشش کروں مگر وہ اس مضمون سے باہر نہیں نکلتے۔ اگر میں موسم کا ذکر کرتا ہوں تو وہ کہتے ہیں ہاں بڑا خراب موسم ہے، میرے چھوٹے بچے کو بخار آ گیا، منجھلی لڑکی کھانسی میں مبتلا ہے۔ اگر پولیٹکس یا لٹریچر کے متعلق گفتگو شروع کرتا ہوں تو تحسین صاحب فوراً معذرت پیش کرتے ہیں کہ بھائی آج کل گھر بھر بیمار ہے، مجھے اتنی فرصت کہاں کہ اخبار پڑھوں۔ اگر کسی عام جلسے میں آتے ہیں تو اپنے لڑکوں کو ضرور ساتھ لیے ہوتے ہیں اور ہر ایک سے بار بار پوچھتے رہتے ہیں کہ ''طبیعت تو نہیں گھبراتی؟ پیاس تو نہیں معلوم ہوتی؟'' کبھی کبھی نبض دیکھ لیتے ہیں اور وہاں بھی کسی سے ملتے ہیں تو گھر کی بیماری ہی کا ذکر کرتے ہیں۔

ایک صاحب ہیں جو مجھ سے کبھی نہیں ملتے مگر جب آتے ہیں، میں ان کا مطلب سمجھ جاتا ہوں۔ یہ حضرت ہمیشہ قرض مانگنے کے لیے آتے ہیں اور ایسے وقت آتے ہیں جب میں باہر جانے والا ہوتا ہوں۔ ایک صاحب ہیں جو مجھ سے ملتے ہی کہتے ہیں، ''میاں! عرصے سے میرا دل چاہتا ہے تمھاری دعوت کروں۔'' مگر کبھی اپنی خواہش پوری نہیں کرتے۔ ایک دوست ہیں؛ وہ آتے ہی سوالات کی بوچھار کر دیتے ہیں۔ جب میں جواب دیتا ہوں تو متوجہ ہو کر نہیں سنتے یا اخبار اُٹھا کر پڑھنے لگتے ہیں یا گانے لگتے ہیں۔ ایک صاحب ہیں جو جب آتے ہیں، اپنی ہی کہے جاتے ہیں، میری نہیں سنتے۔

یہ سب میرے عنایت فرما اور خیر طلب ہیں مگر اپنی طبیعت کو کیا کروں، صاف صاف کہتا ہوں کہ ان میں سے ہر ایک سے کہہ سکتا ہوں، ع: مجھ پہ احساں جو نہ کرتے تو یہ احساں ہوتا

اب چونکہ میں نے یہ حال لکھنا شروع کر دیا ہے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند اور احباب کے متعلق اپنے دلی خیالات ظاہر کروں۔ دروازے پر ایک گاڑی آ کے رکی ہے، میں سمجھ گیا کہ کون صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ میں ان کی شکایت نہیں کرنے کا کیونکہ کیا یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ تین گھنٹے سے میں یہ مضمون لکھ رہا تھا کہ کسی کرم فرما نے کرم نہیں فرمایا اس لیے اس کے شکریے میں میں اس مضمون کو اسی ناتمام حالت میں چھوڑتا ہوں اور اپنے دوست کا خیر مقدم کرتا ہوں۔

''آیئے، آیئے۔ مزاجِ عالی... بہت دن بعد تشریف لائے۔''

معانی واشارات

بھڑ بھڑیا	-	بکواسی، باتونی	Talkative
نچلا نہ بیٹھنا	-	چین سے نہ بیٹھنا	To be eager, restless
خلقت	-	عادت	Nature
بھونچال	-	زلزلہ	Earthquake
حرج	-	اڑچن	Hindrance
خدا کی پناہ	-	اللہ بچائے	God save
کلیجے پر پتھر رکھنا	}	بہت برداشت کرنا	Heavy heartedly
معذرت	-	معافی	Excuse
عنایت فرما	-	مہربانی کرنے والا	Benevolent
خیر طلب	-	بھلائی چاہنے والا	Well-wisher

مشقی سرگرمیاں

سبق کا بغور مطالعہ کیجیے اور دی ہوئی سرگرمیاں ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے۔

✧ 'جان پہچان' کی مدد سے ذیل کا رواں خاکہ مکمل کیجیے۔

سجاد حیدر یلدرم [ ] میں

↓

[ ] میں پیدا ہوئے۔

↓

ان کا اصل نام [ ] تھا۔

↓

اعلیٰ تعلیم [ ] سے حاصل کی۔

✧ دوست محمد تحسین سے متعلق خاکہ مکمل کیجیے۔

محمد تحسین

- فکر ← [ ]
- آمد ← [ ]
- مضمون ← [ ]
- جلسہ ← [ ]
- ذکر ← [ ]

✧ مصنف کے دوست احمد مرزا کے آنے کا انداز لکھیے۔

✧ احمد مرزا سے ایک منٹ کی ملاقات کا مصنف کی طبیعت اور خیال پر اثر تحریر کیجیے۔

✧ احمد مرزا کے نوکر خیراتی سے کہے جملے اور مصنف سے کہے جملے کے فرق کو واضح کیجیے۔

✧ احمد مرزا سے متعلق مصنف کی رائے لکھیے۔

✧ مصنف کے دوسرے دوست کا نام اور پسندیدہ مضمون لکھیے۔

✧ موسم اور پالیٹکس کے موضوع پر مصنف کے دوسرے دوست کا ردِّعمل بیان کیجیے۔

✧ مصنف کے تیسرے دوست کی دوستی کا مطلب لکھیے۔

✧ مصنف کے دوستوں کی خصوصیات تحریر کیجیے۔

✧ مضمون 'میرے دوست' سے متعلق مصنف کا تاثر قلم بند کیجیے۔

✧ سبق سے انگریزی الفاظ نقل کر کے انگریزی رسمِ خط میں لکھیے۔

✧ مضمون میں کل مذکور دوستوں کی تعداد لکھیے۔

✧ مصنف کے دوستوں کے لیے استعمال کیے گئے صفاتی نام تحریر کیجیے۔

✧ خیراتی کب سے کام کر رہے ہیں توبہ توبہ

درج بالا جملے میں علاماتِ اوقاف کا استعمال کرتے ہوئے دوبارہ لکھیے۔